پاکستان میں شیعہ آبادی کتنے فیصد ہے

کل آبادی کا

۱٪	۱½٪	۲٪	۲½٪	۵٪
۷½٪	۱۰٪	۱۵٪	۲۰٪	۲۵٪
۳۰٪	۳۵٪	۴۰٪	۴۵٪	۵۰٪

آپ اپنے اندازہ کے مطابق جس عدد کو صحیح سمجھتے ہوں اس پر × کا نشان لگائیے۔ پھر آپ آگے پڑھئے شکریہ

پاکستان میں شیعہ آبادی کے فیصد تناسب کا مسئلہ ہمیشہ سے زیر نظر اور غور طلب رہا ہے۔ اس مسئلہ کے بے لاگ تجزیہ اور تحقیقی جائزہ سے ہمارے کئی سیاسی، سماجی اور آئینی و فقہی مسائل کی گتھیاں سلجھ سکتی ہیں، اس لئے یہ کوئی گروہی یا فرقہ وارانہ موضوع نہیں بلکہ قومی سلامتی اور یکجہتی کا اہم تقاضا ہے۔ الحق میں کافی عرصہ قبل پیش نظر جائزہ شائع ہوا تھا جسے ملک کے باشعور طبقوں نے بے حد پسند کیا۔ اس مضمون کی اہمیت پچھلے دو ایک سال میں اور بڑھ گئی ہے۔ اور یہ ملک کے ارباب علم و فکر اور شیعہ سنّی دونوں طبقوں کی تنقیح اور اظہار خیال کا متقاضی ہے اور بہت سے حضرات کی خواہش پر دوبارہ شائع کیا جا رہا ہے۔ ہم نہ صرف سنّی بلکہ شیعہ حضرات کا بھی اس موضوع پر تحقیقی، علمی اور واقعاتی اظہار خیال کا خیر مقدم کریں گے بشرطیکہ یہ دلائل پر مبنی ہو۔

(ادارہ)

۱۔ خود شیعہ حضرات کا دعویٰ

شیعہ حضرات کا اپنی آبادی کے متعلق کوئی حتمی دعویٰ نہیں ہے۔ بلکہ جو جس کے جی میں آتا ہے وہی کہتا ہے کبھی شیعہ آبادی (کل آبادی کا) 30٪ ہوتی ہے کبھی یہ بڑھ کر 40٪ ہو جاتی ہے۔ کبھی تناسب کی جگہ اعداد ہوتے ہیں جو کبھی دو کروڑ اور کبھی ساڑھے تین کروڑ۔

۲۔ شیعہ آبادی کے متعلق عام تاثر

کیونکہ ذرائع ابلاغ پر عموماً شیعہ حضرات قابض ہیں اور وہ اپنی آبادی بڑھا چڑھا کر بیان کرتے ہیں۔ لہٰذا ان کے پروپیگنڈے سے متاثر ہو کر عام لوگوں کا یہ خیال ہے کہ پاکستان میں شیعہ آبادی ۱۰ سے ۱۵ فیصد تک ہے لیکن کیونکہ یہ تاثر ٹھوس حقائق کی بنا پر نہیں ہے بلکہ "بس خیال ہے"۔۔۔ اور اس کیفیت کی ممکنہ وجوہ میں شیعہ پروپیگنڈہ سرفہرست ہے ذرائع ابلاغ پر ان کے گہرے کنٹرول کی وجہ سے ان کو غیر معمولی "کوریج" ملتا ہے۔ اہم عہدوں پر شیعہ حضرات کا فائز ہونا اور پاکستان کی تقریباً نصف دولت پر ان کا قبضہ (۲۲ دولت مند خاندانوں میں تقریباً نصف شیعہ ہیں) لاؤڈ اسپیکر پر مجالس، ماتم اور شب بیداریوں کی ہر طرف سے آواز۔۔۔ حالانکہ مجالس کی حاضری بہت معمولی ہوتی ہے اور شب بیداریوں میں عموماً کیسٹ بجتا رہتا ہے اور صرف ایک یا دو آدمی اس کے انتظام کے لیے حاضر رہتے ہیں لیکن لاؤڈ اسپیکر اس قدر تیز استعمال کیا جاتا ہے جس سے دور دور آواز جاتی ہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ سینکڑوں آدمی شب بیداری میں شامل ہیں اور اس طرح ان کی آبادی اصل سے بے حد زیادہ معلوم ہوتی ہے۔ محرم میں ہر شیعہ روزانہ سات آٹھ مجالس میں حاضری دیتا ہے جس کی وجہ سے چھوٹی چھوٹی کامیاب مجالس کی کثرت دکھائی دیتی ہے اس کے علاوہ بڑی پبلک مجالس جن میں تقریباً (سوائے معذوروں کے) تمام ہی شیعہ شریک ہوتے ہیں اور پھر ہر شیعہ یہ کوشش کرتا ہے کہ اس میں سنی بھی شریک ہوں۔ اور چونکہ بیشتر عہدے شیعوں کے قبضے میں ہیں اس لئے وہ عہدے سے یہ فائدہ بھی اٹھاتے ہیں اور ان کے ماتحت سنی کافی تعداد میں شریک ہو جاتے ہیں۔ اس لئے وہ مجالس بہت کامیاب اور بڑی معلوم ہوتی ہیں۔ اور اس طرح شیعہ آبادی غیر شعوری طور پر اپنی اصل سے کئی گنا زیادہ معلوم ہوتی ہے۔

۳۔ اصل حقیقت

اعداد و شمار اور دیگر حقائق کی بنا پر پاکستان میں شیعہ آبادی کی اصل حقیقت یہ ہے کہ یہ کل آبادی کا 1.75% یعنی پونے دو فیصد ہیں اور کل آبادی کی مذہبی تقسیم حسب ذیل ہے۔

سنی	94.42	فی صد
شیعہ	1.75	"
غیر مسلم بشمول قادیانی۔	3.83	"

الف شیعہ آبادی اعداد و شمار کی روشنی میں

مردم شماری اور شیعہ

پاکستان بننے کے بعد ۱۹۵۱ء، ۱۹۶۱ء اور ۱۹۷۲ء میں مردم شماری ہوئی ہے مگر شیعوں کو الگ شمار نہیں کیا گیا جس

کی وجہ خود ان کی اپنی خواہش کے علاوہ اور کچھ نہیں ہے ۔ کیونکہ حکومت میں نیز ذرائع ابلاغ صنعت و تجارت، دولت بلکہ ہر میدان میں شیعہ حاوی ہیں ۔ اور یہ ایک بہت منظم اور فعال گروہ ہیں ۔ اس لئے یہ اپنی حسب منشا پالیسی بنوانے میں کامیاب ہیں ۔ لیکن اگر مردم شماری میں شیعوں کو الگ شمار کر لیا جاتا اور سنی و شیعہ آبادی کی الگ الگ تعداد شائع ہو جاتی تو ان سب بلند بانگ دعووں کی حقیقت کھل کر سامنے آجاتی ۔ حالانکہ خود شیعہ نظم کے پاس اپنی آبادی کی پوری پوری تفصیلات ہوتی ہیں وہ اگر اپنے دعووں میں سچے ہیں تو تفصیل وار شیعہ آبادی کے اعداد و شمار شائع کر کے اصل حقائق کو قوم کے سامنے آنے دیں ۔

پاکستان بننے سے پہلے غیر منقسم ہند میں ۱۹۴۱ء (اور اس سے پہلے ۱۹۳۱ء میں مردم شماری ہوئی مگر وہاں بھی شیعہ آبادی الگ نہیں دکھائی گئی ۔ حالانکہ یہودی آبادی جو کل ۲۲ ہزار کے لگ بھگ ہے اس کی تفصیل موجود ہے انگریزوں کی عام پالیسی بھی تھی کہ مسلمانوں کو گروہ در گروہ بانٹیں ۔ اس لئے اگر وہ شیعہ آبادی کو الگ دکھاتے تو ان کی عام پالیسی کے مطابق ہوتا لیکن چونکہ انگریزوں کے ہاں ایک مراعات یافتہ طبقہ تھا اور یہ مراعات ان کی آبادی کے تناسب سے بہت زیادہ تھیں اس لئے لازماً شیعوں کے حق میں یہی تھا کہ وہ اپنی آبادی کی کمی کے راز کو ظاہر نہ ہونے دیں اور انگریزوں پر اپنے اثر و رسوخ کو استعمال کر کے بعد کی مردم شماریوں میں اپنی علیحدہ تعداد نہ آنے دیں ۔ کیونکہ ۱۹۲۱ء کی مردم شماری میں اصل حقیقت سامنے آچکی تھی ۔

۲ ۔ ۱۹۲۱ء کی مردم شماری

غیر منقسم ہند کی ۱۹۲۱ء کی مردم شماری میں شیعہ آبادی کی صوبہ وار تفصیل دی ہوئی ہے جس کو بنیاد بنا کر ہم مندرجہ ذیل حقائق کی مدد سے موجودہ آبادی کا تخمینہ بآسانی لگا سکتے ہیں ۔

۱ ۔ ہندوستان کی عام آبادی کا شرح اضافہ کیا رہا ہے ۔ ۲ ۔ وہ گروہ جس کا کہ شیعہ خود ہیں یعنی مسلمانوں کی آبادی میں شرح اضافہ کیا جا رہا ہے ۔ ۳ ۔ غیر منقسم ہند کے وہ کون سے علاقے ہیں جن کی آبادی سے موجودہ پاکستان کی آبادی کا تعلق ہے ۔ تاکہ ہمارے تخمینے میں ۱۹۴۷ء کی ہجرت کے جو اثرات ہوئے وہ بھی ملحوظ ہو جائیں ۔ ۴ ۔ مندرجہ بالا کے علاوہ ہمیں اس حقیقت کو بھی ملحوظ رکھنا ہے کہ چونکہ ہمارا مسئلہ ایک مذہبی گروہ سے وابستہ ہے اس لئے اس گروہ میں تبدیلیِ مذہب سے کوئی فرق ہوا ہے یا نہیں یعنی ان کی تبلیغی مساعی سے ان کے گروہ میں اضافہ ہوا ہے یا اس گروہ میں ترکِ مذہب سے کمی ہوئی ہے ۔

جدول الف - ۱۹۲۱ء میں ہندوستان میں صوبہ وار شیعہ آبادی

نمبر شمار	صوبہ (غیر منقسم ہند)	شیعہ آبادی	حوالہ:- مردم شماری رپورٹ ۱۹۲۱ء بلد نمبر	شمارہ	ضمیمہ	صفحہ
۱	بلوچستان	۳۰۷۳۹	۴	۱	-	۴۸
۲	سرحد	۸۰۲۰۰	۴	۱	-	۸۷ تا ۸۴
۳	پنجاب و دہلی	۱۵۹۳۵۱	۱۵	۱	-	۱۷۶
۴	بمبئی و سندھ	۱۴۴۴۲۶	۸	۱	ف	۱۶
۵	یوپی	۱۴۱۵۲۳	۰	۰	۰	۰
۶	آسام	۴۳۴	۳	۱	۰	۵۳
۷	بنگال	۲۵۰۰۰	۵	۱	۰	۱۶۱
۸	سی پی و بہار	۱۱۶۴۶	۱۱	۲	۰	۳۵
۹	مدراس	۵۴۱۱۴	۱۳	۱	۰	۵۹

صوبہ متحدہ کی ۱۹۱۱ء کی شیعہ آبادی کی بناء پر ۱۹۲۱ء کی آبادی کا تخمینہ

نوٹ۔ ۱۹۱۱ء سے لے کر ۱۹۲۱ء تک کل آبادی میں اضافہ برائے نام ہوا ہے جس کی وجہ وبائی امراض وغیرہ ہیں۔

(حوالہ مردم شماری رپورٹ ۱۹۱۱ء ج ۱۵ حصہ اول صفحہ ۱۵۸)

۳۔ متعلقہ صوبہ تشکیل پاکستان

غیر منقسم ہند کے وہ صوبے جو اب کلی یا جزوی طور پر پاکستان میں شامل ہیں حسب ذیل ہیں۔

۱۔ بلوچستان اور سرحد کلی طور پر (۲) صوبہ پنجاب و دہلی میں سے صرف مغربی پنجاب۔ ۳۔ صوبہ بمبئی و سندھ میں سے صرف سندھ متعلقہ صوبوں کی کل آبادی (۱۹۲۱ء)

بلوچستان ۳۰۷۳۹ سرحد ۸۰۲۰۰

پنجاب بشمول دہلی ۱۵۹۳۵۱

بمبئی بشمول سندھ ۱۴۴۴۲۷

۴۱۴۷۱۶

۴۔ پاکستان سے متعلقہ آبادی

اگر ۱۹۴۷ء کی طرح نقل مکانی ۱۹۲۱ء میں ہوئی ہوتی تو پاکستان میں شیعہ آبادی تقریباً حسب ذیل ہوتی۔

۱۔ صوبہ بلوچستان کی پوری آبادی ۳۷۲۹

۲۔ صوبہ سرحد کی پوری آبادی ۸۰۲۰۰

۳۔ پنجاب، دہلی (اگر یہ بھی تصور کر لیا جائے کہ مشرقی پنجاب و دہلی سے پوری آبادی نے ہجرت کی۔ حالاں کہ ۱۹۵۱ء میں دہلی میں ایک لاکھ یعنی تقسیم سے پہلے کے نصف مسلمان وہیں تھے اور مشرقی پنجاب میں بھی دو لاکھ مسلمان تھے) ۲۵۹۳۵۱

(حوالہ ۱۔ صفحہ ۶۸)

۴۔ بمبئی اور سندھ میں کل آبادی کے اعداد و شمار اس طرح ہیں کہ بمبئی کی آبادی جب ۲ کروڑ ۸۰ لاکھ تھی تو سندھ کی آبادی ۴۶ لاکھ تھی (حوالہ ۲۔ صفحہ ۲۱)

اس طرح اگر ۱۹۲۱ء کے صوبہ بمبئی و سندھ میں شیعہ آبادی اسی تناسب سے تقسیم کر دیں تو سندھ کی شیعہ آبادی ۱۹۲۱ء میں بنتی ہے۔ ۳۲۰۰۰

بمبئی سے ہجرت برائے نام ہوئی ہے جس کا ثبوت یہ ہے کہ ۱۹۵۱ء میں بھی مسلم آبادی وہاں ۲۹ لاکھ کے قریب ہے مگر ہم وہاں سے بھی ٪۱۰ ہجرت تصور کریں تو بھی تعداد بنتی ہے۔ ۲۲۰۰۰

۵۔ مغربی یوپی سے بھی برائے نام ہجرت ہوئی ہے (میرٹھ اور روہیل کھنڈ ڈویژن سے تقریباً ۲ فیصد مسلم آبادی نے ہجرت کی ہے) کیونکہ ۱۹۵۱ء میں یوپی میں مسلمانوں کی آبادی تقریباً ۹۲ لاکھ ہے یعنی ٪۱۴ (حوالہ ۱۔ صفحہ ۶۸)

بہرحال شیعہ حضرات کے لئے یہ تصور کر لیتے ہیں کہ ٪۲۰ آبادی نے ہجرت کی تو بھی چونکہ شیعہ آبادی میرٹھ اور روہیل کھنڈ میں کل ۴۸ ہزار تھی (یوپی میں ۱۹۲۱ء کے لئے ۱۹۱۱ء کی مردم شماری کے مطابق تخمینہ) اس لئے وہاں سے ہجرت کرنے والی آبادی صرف ۹۶۰۰ بنتی ہے یعنی تقریباً ۱۰۰۰۰

اگر لکھنؤ وغیرہ سے بھی کچھ ہجرت تصور کر لیں تو مزید ۵۰۰۰

اس لئے ۱۹۲۱ء کی کل متعلقہ (شیعہ) آبادی ۴۱۲۲۹۰

۶۔ موجودہ آبادی

اب ہمیں یہ دیکھنا ہے کہ ۱۹۲۱ء کی متعلقہ آبادی آج کے گنا ہو چکی ہے۔ ہمارے پاس جو مواد ہے اور جس سے ہم مدد لے سکتے ہیں وہ پاکستان بننے کے بعد کی مردم شماری رپورٹس ہیں یعنی ۱۹۵۱ء اور اس کے بعد کی رپورٹیں جس سے پاکستان کی آبادی کا شرح اضافہ معلوم کرنا ہے مگر ۱۹۲۱ء سے لے کر ۱۹۵۱ء کے عرصہ کے لئے صرف غیر منقسم ہند کے اعداد و شمار سے استفادہ کیا جاسکتا ہے۔

جدول ب ۔ ۱۹۵۱ء سے ۱۹۵۲ء تک کل آبادی کا شرح اضافہ

۱	سن	۱۹۰۱	۱۹۱۱	۱۹۲۱	۱۹۳۱	۱۹۴۱	۱۹۵۱
۲	کل ہند کی آبادی ہزاروں میں	۲۸۳۸۶۷	۳۰۳۰۰۴	۳۰۵۷۲۶	۳۳۷۶۷۵	۳۸۸۹۹۸	۴۳۲۸۹۲
۳	ایک مردم شماری کا پچھلے عشرہ سے تناسب	-	۱٫۰۶۷	۱٫۰۰۹	۱٫۱۰۶	۱٫۱۵۰	۱٫۱۱۳
۴	۵۱ اور ۲۱ کا تناسب	-		-	-	-	۱٫۴۱۵

حوالہ برائے آبادی ۱۹۰۱ء تا ۱۹۴۱ء (۲ صفحہ ۱۶۹)

" " " ۱۹۵۱ء (برائے پاکستان ۳ صفحہ ۴ برائے ہند ا صفحہ ۶۵)

جدول ت ۔ ۱۹۰۱ سے ۱۹۵۱ برصغیر کی مسلم آبادی کا شرح اضافہ

۱	سن	۱۹۰۱	۱۹۱۱	۱۹۲۱	۱۹۳۱	۱۹۴۱	۱۹۵۱
۲	کل ہند مسلمانوں کی آبادی ہزاروں میں	۶۲۱۱۸	۶۷۸۳۵	۷۱۰۰۵	۷۹۳۰۵	۹۴۴۴۶	۱۰۲۱۴۰
۳	ایک مردم شماری کا پچھلے عشرہ سے تناسب	-	۱٫۰۹۲	۱٫۰۴۷	۱٫۱۱۷	۱٫۱۹۱	۱٫۰۸۱۵
۴	۵۱ اور ۲۱ کا تناسب	-	-	-	-	-	۱٫۴۳۸

حوالہ برائے آبادی ۱۹۰۱ تا ۱۹۴۱ (۲ صفحہ ۱۶۹)

" " " ۱۹۵۱ (ا صفحہ ۶۵ اور ۳ صفحہ ۷)

۷ ۔ ۱۹۵۱ء میں شیعہ آبادی کا تخمینہ

۱۹۲۱ء کی متعلقہ آبادی ——— ۴۱۲۲۹۰

۱۹۵۱ کی آبادی شرح اضافہ ۱٫۴۱۵ ۴۱۲۲۹۰ × ۱٫۴۱۵ = ۵۸۳۳۹۰ (مطابق جدول ب)

۱۹۵۱ کی آبادی شرح اضافہ ۱٫۴۳۸ ۴۱۲۲۹۰ × ۴۳۸ = ۵۹۲۸۷۳ (مطابق جدول ت)

ہم ۱۹۵۱ء میں وہ ہی شیعہ آبادی تسلیم کئے لیتے ہیں جو شیعوں کے حق میں ہے یعنی ۵۹۲۸۷۳

۸ ۔ موجودہ شیعہ آبادی

۱۹۷۲ء میں پاکستان کی آبادی (مردم شماری کے مطابق ۶۴۸۹۲٫۰۰۰

۱۹۷۶ء کے لئے اقوام متحدہ کا تخمینہ ۷۲۴۰۰٫۰۰۰

(حوالہ ۴ صفحہ ۹۱۷)

جنوری ۱۹۷۲ء سے جون ۱۹۷۶ء تک (۴½ سال) کا سالانہ شرح اضافہ ۲٫۴۶۳

جون ۱۹۷۹ء میں پاکستان کی آبادی کا تخمینہ ۷۷۸۸۲٫۰۰۰

موجودہ آبادی کا (١٩٥١) کی آبادی سے تناسب ٢٫٣٠۴

موجودہ شیعہ آبادی ٥٩٢٨٧٣ × ٢٫٣٠۴ = ١٣٦٥٩٧٣

(کل موجودہ آبادی کا فی صد ١٫٧٥)

١٩٢١ کی شیعہ آبادی کے اعداد و شمار اور اس وقت سے لے کر بعد کی شرح اضافہ کی بنیاد پر موجودہ شیعہ آبادی کا تخمینہ پیش کر دیا گیا — اس کے بعد ہمیں صرف یہ دیکھنا باقی رہ گیا کہ شیعہ آبادی میں تبدیلِ مذہب سے تو کوئی فرق نہیں پڑا ہے یعنی غیر شیعہ نے شیعیت قبول کر کے شیعوں کی تعداد میں اضافہ کیا ہے — یا شیعوں نے ترکِ مذہب سے شیعوں کی تعداد میں کمی کی ہے۔ آئیے ہر دو امکانات پر ایک نظر ڈال لیتے ہیں۔

غیر شیعوں کا شیعیت قبول کرنا

اس امکانی شق کے لئے ضروری ہے کہ جس گروہ میں اضافہ ہو وہ اپنے مذہب کی تبلیغ کرتا ہو (قطع نظر اس کے کہ اس مذہب میں جاذبیت ہو یا نہ ہو) بشرط اولین ہے مگر شیعیت میں تبلیغ منع ہے۔ جیسا کہ حسب ذیل حوالہ سے ظاہر ہے۔

"فضل بن یسار سے مروی ہے کہ میں نے امام جعفر صادق سے کہا، ہم لوگوں کو امر امامت کی طرف بلائیں؟ فرمایا نہیں اے فضل جب خدا کسی بندے سے نیکی کا ارادہ کرتا ہے تو فرشتہ کو حکم دیتا ہے۔ وہ اس کی گردن پکڑ کر اس امر کی طرف متوجہ کر دیتا ہے چاہے وہ شخص خوش ہو یا ناخوش"

مندرجہ بالا حکم امام کی مترجم نے جو توضیح پیش کی ہے حسب ذیل ہے۔

توضیح | "چونکہ ہر زمانہ میں حکومتیں ہمارے ائمہ کے خلاف رہیں۔ لہٰذا انہوں نے مومنین کو کھلم کھلا امامت کی طرف بلانے سے روکا۔ اور اس معاملہ کو توفیق الٰہی کے سپرد کیا۔" (الشافی ترجمہ اصول کافی ج ١ ص ١٨٨)

مندرجہ بالا حوالہ سے صاف ظاہر ہے کہ براہِ راست تبلیغ شیعیت میں نہیں اور جب تبلیغ نہیں تو اشاعت مذہب کس طرح ممکن ہے؟ یہ حقیقت بالواسطہ مندرجہ ذیل اعداد و شمار سے بخوبی واضح ہو جاتی ہے۔

دینی مدارس کے اعداد و شمار اور شیعہ آبادی

"تمام دینی ضروریات کو پورا کرنے کے لئے علماء دین کی ضرورت رہتی ہے مثلاً بحیثیت مدرس۔ بحیثیت ائمہ مساجد بحیثیت واعظین و ذاکرین، برائے نکاح و میت وغیرہ۔ ان سب کاموں کے لئے علماء کی ضرورت ہوتی ہے اور یہ ضرورت دینی مدارس ہی پورا کرتے ہیں۔ جہاں علماء تیار ہوتے ہیں۔ چنانچہ دینی مدارس اور ان میں طلباء کی تعداد کا آبادی سے گہرا رشتہ ہونا لازمی ہے اور یہ نسبت — کوئی وجہ نہیں کہ شیعوں کی عام مسلمانوں سے مختلف ہو۔

لہٰذا جو نسبت دینی مدارس کے لئے کل طلباء کی کل مسلم آبادی سے ہے وہی نسبت کل طلباء کی مسلم آبادی سے ہے وہی نسبت کل شیعہ طلباء کی ان کی آبادی سے ہونی چاہئے۔

آئیے اب مندرجہ ذیل اعداد و شمار دیکھتے ہیں۔

جدول ث ــ دینی مدارس کے اعداد و شمار

صوبہ	کل مدارس	کل شیعہ مدارس	شیعہ مدارس کل کا فیصد	کل طلبا	کل شیعہ طلبا	شیعہ طلباء کل کا فی صد
پنجاب	۵۸۰	۱۳	۲۰۲۴	۲۹۰۹۵	۴۴۲	۱۰۵۲
سرحد	۱۴۹	۱	۰۰۶۷	۹۵۰۶	۳۱	۰۰۳۲
سندھ	۱۲۰	۱	۰۰۸۳	۵۴۳۰	۳۵	۰۰۶۵
بلوچستان	۴۴	-	-	۱۲۰۷	-	-
کل پاکستان	۸۹۳	۱۵	۱۰۶۸	۴۵۲۳۸	۵۰۸	۱۰۱۲

(حوالہ ۵۔ صفحہ بالمقابل ۱۷ - بالمقابل ۳۶۹ - بالمقابل ۴۷۵ - بالمقابل ۵۶۵ اور شیعہ مدارس کے اعداد و شمار کے لئے دیکھو صفحہ ۳۱، ۳۲، ۱۱۶، ۱۳۳، ۱۷۸، ۱۸۳، ۱۹۰، ۱۹۵، ۱۹۷، ۲۶۷، ۲۶۸، ۳۰۴، ۳۶۳، ۴۳۱، ۴۹۰

مندرجہ بالا دینی مدارس کے اعداد و شمار بالکل اس تخمینہ کے مطابق ہیں جو ۱۹۲۱ء کی مردم شماری وغیرہ سے ظاہر ہوتے ہیں طلبا کی نسبت سے آبادی ۱۰۱۲ فی صد ظاہر ہوتی ہے جو ۱۰۷۵ (یعنی $\frac{۳}{۴}$ ۱ فیصد) سے کم ہے جس کی وجہ ایک تو لازماً یہ ہے کہ ۱۹۲۱ کی مردم شماری میں شیعہ سے مراد تمام شیعہ فرقے ہیں۔ یعنی شیعہ اثنا عشری۔ شیعہ اسماعیلی اور شیعہ بوہری مگر دینی مدارس کے جائزے میں جو اعداد و شمار ہیں وہ صرف شیعہ اثنا عشری کے ہیں بہر حال نتیجہ صاف ہے کہ شیعہ آبادی پاکستان میں کل آبادی کا زیادہ سے زیادہ ٪ ۱۰۷۵ ہے۔ (یعنی پونے دو فیصد)

حوالہ جات :۔ مندرجہ ذیل کتب حوالہ ان کے علاوہ ہیں جنکی تفصیل اصل مضمون میں آچکی ہے۔

1. Binani, G.D.& T.V.Rawa Rao, India,at a glance, Longmans, Calcutta. 1954.
2. Davis Kingsley, The population of India & Pakistan, printeton New Jersey, 1951.
3. 25 years of Pakistanin statistios, central statistical office, Economic Affairs Division Govt:of Pakistan, 1972.
4. Whitaker's Almanack 1977, J.Whitaker & Sons Ltd:London 1976.